Regd L. No 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

۱۹۱

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱؍

یوم یک شنبہ یکم ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۔ ۲۸ نبوت ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۸ نومبر ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۲۱۲

فلسطین کو تقسیم کرنے والی قوموں پر ہی مہاجرین کی آبادکاری کی ذمہ واری ہے

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں پاکستانی نمائندے کی تقریر

نیویارک ۲۷ نومبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی نمائندے نے زور دیا ہے کہ فلسطین کے مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے زیادہ مؤثر تدبیریں اختیار کی جائیں۔ پاکستانی نمائندے ڈاکٹر ہمدانی نے سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان مہاجرین کی حالت انتہائی خراب ہے۔ ان کے بچوں کو بہتر غذا کی ضرورت ہے۔ اور سب سے پہلے اس طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ ڈاکٹر ہمدانی نے کہا کہ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ جن قوموں پر فلسطین کی تقسیم کی ذمہ داری ہے۔ انہیں ہی مہاجرین کی آبادی کا بوجھ اٹھانا چاہیئے۔ پاکستان محض انسانی ہمدردی کی خاطر امدادی فنڈ میں چندہ دیتا چلا آیا ہے۔ عراق کے نمائندے نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسرائیل کو وہ علاقہ عربوں کو واپس کرنا چاہیئے۔ جو اقوام متحدہ نے اسے نہیں دیا تھا۔

پنجاب کے نئے گورنر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا

حلف اٹھانے کے بعد سترہ توپوں کی سلامی دی گئی۔ اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں پنجاب کے نئے گورنر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ایس۔ اے رحمان نے حلف لیا۔ حلف اٹھانے کی رسم کے بعد سترہ توپوں کی سلامی دی گئی۔ اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ جو بری فوج کے ایک دستہ نے دیا۔ اس سے پہلے جب مسٹر گورمانی ہوائی جہاز کے ذریعہ لاہور پہنچے۔ تو ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ صوبہ کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کابینہ کے دوسرے وزراء۔ اسمبلی کے ممبر اور بڑے بڑے سول اور فوجی افسران کے استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے سابق گورنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ بھی جو اب مرکزی وزیر بن گئے ہیں اسی ہوائی جہاز میں لاہور آئے۔

مشرقی یورپ کے اجتماعی تحفظ کی کانفرنس

ماسکو ۲۷ نومبر۔ ماسکو میں مشرقی یورپ کے اجتماعی تحفظ کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے مشرقی یورپ کے دو ممالک رومانیہ اور مشرقی جرمنی کے وفود ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔ پیکنگ سے خبر ملی ہے۔ کہ چین کے نائب وزیر خارجہ مبصر کی حیثیت سے اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم نے جو اپنے ملک کے وفد کے لیڈر ہیں۔ روانگی سے پہلے کہا مجھے یقین ہے کہ مشرقی یورپ میں اجتماعی تحفظ کا نظام قائم کرنے کے ذریعہ عالمی کشیدگی کم ہوگی اور جنگ کا خطرہ کم ہو جائے گا۔

کوپن ہیگن سے جو اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ڈنمارک نے اس کانفرنس میں شرکت کرنے سے باقاعدہ طور پر انکار کر دیا ہے۔

مسٹر یوشیدا کا لبرل پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ

ٹوکیو ۲۷ نومبر۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے برسر اقتدار لبرل پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور اپنی جگہ نائب وزیر اعظم مسٹر یوگاٹا کو صدر بنا دیا ہے۔ لیکن وہ وزیر اعظم کے عہدہ پر بدستور کام کرتے رہیں گے۔

مشرقی بنگال میں کپڑے پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا

۱۳ دسمبر کو خوراک کا راشن بھی ختم کر دیا جائیگا

ڈھاکہ ۲۷ نومبر۔ مشرقی بنگال میں کپڑے پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔ اور آئندہ ماہ کی تیرہ تاریخ کو خوراک کا راشن بھی ختم کر دیا جائے گا۔ صوبہ کے سول سپلائیز کمشنر مسٹر باقر نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کپڑے کی بہم رسانی کی حالت سدھر گئی ہے۔ اور وہ آسانی سے ملنے لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ آئندہ ماہ کی ۱۳ تاریخ کو خوراک کا راشن بھی ختم کر دیا جائیگا۔ اس لئے شہری رسد کا محکمہ بھی مارچ تک توڑ دیا جائیگا۔ صوبہ کے ۱۱ شہروں میں پہلے ہی راشن ختم کیا جا چکا ہے۔ اور اب صرف چار بڑے بڑے شہروں میں ختم کرنا باقی ہے۔ مسٹر باقر نے کہا کہ میجر جنرل سکندر مرزا نے گورنر کی حیثیت سے جس دلیرانہ پالیسی پر عمل کیا تھا۔ یہ اسی کا اثر ہے۔ اب عام ضرورت کی اشیاء سستے داموں ملنے لگی ہیں۔

ڈاکٹر ملان نے استعفیٰ دے دیا

پریٹوریا ۲۷ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان نے گورنر جنرل کو باقاعدہ طور پر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنے استعفیٰ میں یہ خیال بھی ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ وزیر خزانہ مسٹر ہیونگا کو اپنا جانشین دیکھنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر ملان منگل کو نیشنلسٹ پارٹی کے اس اجلاس میں بھی شرکت نہیں کریں گے۔ جس میں پارٹی کے لیڈر کا انتخاب ہوگا۔

کینیڈا سے ترکی فرانس اور اٹلی کو اسلحہ

اوٹاوہ ۲۷ نومبر۔ شمالی بحر اوقیانوس کی تنظیم کے باہمی امدادی پروگرام کے تحت ترکی۔ فرانس اور اٹلی کو کینیڈا سے اسلحہ اور گولہ بارود ملے گا۔ کینیڈا کے فوجی افسروں نے بتایا ہے کہ مانٹریال کی بندرگاہ سے یہ جہاز گولہ بارود لے کر آج روانہ ہو جائیں گے۔ ترکی اور اٹلی کو گولہ بارود اور فرانس کو طیارہ شکن توپیں اور بجلی پیدا کرنے کا سامان ملے گا۔

ہندوستانی وفد واشنگٹن روانہ ہو گیا

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق پاکستان ہندوستان اور عالمی بنک کے نمائندوں کی جو کانفرنس واشنگٹن میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گلہاٹی آج نئی دہلی سے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ پاکستانی وفد کے قائم مقام لیڈر مسٹر جی محی الدین پہلے ہی روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ کانفرنس اگلے ماہ کی چھ تاریخ کو منعقد ہو رہی ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۲۴ نومبر۔ "دانتوں کی خرابی کی وجہ سے زبان پر زخم ہو گئے ہیں اور بخار بھی ہے"

۲۵ نومبر "کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اور زبان کی تکلیف بھی بدستور ہے"۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ دعاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو ابھی تک شدید ضعف ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ دعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اقوام متحدہ کا فنی امداد کا پروگرام

نیویارک ۲۷ نومبر اقوام متحدہ کے فنی امداد کے پروگرام میں اگلے سال کے لئے چھپن ملکوں کی طرف سے ایک کروڑ میں لاکھ ڈالر دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ رقم موجودہ سال کے پروگرام سے ۱۶ فیصدی زیادہ ہے۔ پاکستان اس غرض کے لئے پانچ لاکھ روپے یعنی ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار ڈالر برطانیہ ۲۲ لاکھ ڈالر اور روس دس لاکھ ڈالر دے گا۔ برطانیہ کی رقم اس سال سے ۲۳ فی صدی زیادہ ہے۔ امریکہ اس سلسلہ میں کوئی قطعی وعدہ نہیں کر سکا۔ کیونکہ اسے اس غرض کے لئے کانگریس سے منظوری لینی پڑتی ہے۔ کانگریس جنوری کے اجلاس میں اس امر پر غور کرے گی۔

سیاسی کمیٹی میں مغربی نیوگنی کا مسئلہ

نیویارک ۲۷ نومبر۔ کل رات اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی میں مغربی نیوگنی کے مستقبل کے سوال پر آٹھ ملکوں میں سے جنہوں نے بحث میں حصہ لیا۔ چھ نے انڈونیشیا کی حمایت کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۳۶ھش

شاہ سعود کا پیغام

ایک خط روزنامہ تسنیم کی اشاعت ۸ نومبر ۱۹۵۷ء کے اداریہ میں شائع ہوا ہے۔ جو پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر نے ارسال کیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس میں شاہ عرب امیر سعود کے ایک تار کا مضمون درج ہے۔ جو انہوں نے اہلِ پاکستان کے نام بھیجا ہے۔ خط حسب ذیل ہے:۔

"ہم نے اپنے ملکی مفاد کو برباد کر دیا۔ ہم اپنے اختلافات و انتشار کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ہم تفریق و ہلاکت کے اس آخری مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ جو بالآخر مخالفین اسلام کے لئے ہمارے اہم مسائل اور بیت المقدس میں ہمارے حقوق سے لاپرواہی کا سبب بن گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریز و امریکہ کی طرف سے یہود کو قدس میں سفارتی اسناد پیش کرنے کا) جدید اقدام ایک اور اہم فتنہ کی دھمکی دے رہا ہے... اس کا واحد سبب یہ ہے۔ کہ ہم عرب اور مسلمانانِ عالم میں اجتماعی وحدت کی بجائے افتراق بدرجۂ اتم موجود ہے۔ ہم نے اسلامی ممالک کے مصالح کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہم ذلت و اختلاف کا شکار ہو گئے۔ اور پستی کی اس منزل تک پہنچ چکے ہیں۔ کہ دشمن ہمارے وجود بقا اور ہمارے حقوق کی طرف سے بالکل لاپرواہ بن گئے ہیں۔ پس اے برادرانِ اسلام! آخر اس غفلت کی کوئی انتہا بھی ہے۔ اور آپ نے سوچا بھی کہ آخر ہمارا انجام کیا ہو گا؟ ہم الگ کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ اور عرب کے سنگین مصائب اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔

میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس مشترک اسلامی اقدام میں ذرہ برابر تاخیر و سستی سے کام نہ لیجئے۔ بلکہ اپنی متحدہ مدافعت اور اپنی عظمت کے احیاء کے لئے متحد ہو کر شانہ بشانہ آگے قدم بڑھائیے۔ حصول مقصد کے لئے آپ جو بھی تجویز کریں اور جس موقف کو اختیار کریں۔ میں ہر طرح ہر حال میں آپ کا ساتھی ہوں۔ آپ کو عزت حاصل کرنے اپنے حقوق منوانے اور جزیرۃ العرب کے قلب میں عظیم صیہونی دشمن کے غلبہ کو روکنے کے لئے کسی مشکل کی بھی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس دشمن کی سرپرستی اس کے وہ مربّی کر رہے ہیں۔ جنہوں نے اسے تمہارے جسموں میں سرطان بنا کر رکھ چھوڑا ہے۔ میرا عقیدہ و ایقان ہے۔ کہ خالی زبانی باتوں۔ کھوکھلے احتجاجات یا منفی مساعی سے کچھ نتیجہ نہ نکلے گا۔ پس میں اس مرحلہ پر آپ سب کی رائیں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب ہمیں شانہ بشانہ آگے قدم بڑھانے کے لئے کونسا عملی اقدام کرنا چاہیئے۔ آپ ہر رائے میں مجھے ہمنوا میدانِ عمل میں آگے آگے اور اس راہ میں ہر قربانی و ایثار پر آمادہ پائیں گے۔ میں انتہائی بے صبری سے آپ کی غور کردہ ٹھوس و عملی تجویز معلوم کرنے کے لئے آپ کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔ خدا ہم سب کو عرب و اسلام کے مفاد کے لئے سرگرم عمل فرمائے۔"

اس کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر موصوف کو اسلام اور اسلامی اقوام کی بہبودی کا بڑا خیال ہے۔ اور آپ چاہتے ہیں کہ مسلمان اقوام کے درمیان جو اختلافات اور انتشار ہے۔ وہ کسی طرح دور کیا جائے۔ تاکہ اقوام عالم میں ان کو ایک باوقار مقام حاصل ہو۔

یہ ایک ایسا بیان ہے۔ جس کو ہر دردمند مسلمان محسوس کرتا ہے۔ اس وقت واقعی مسلمان اقوام پر ایک بحرانی کیفیت طاری ہے۔ اور مسلمان کیا دنیا اور کیا دین دونوں کے لحاظ سے پستی اور نکبت کا شکار ہیں۔ اور سچ یہ ہے۔ کہ اگر یہ مسلمان اقوام جلد نہ سنبھلیں۔ تو دشمن عناصر جو پہلے ہی اس کے مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ خدانخواستہ اپنے شنیع ارادوں میں کامیاب ہو جائیں گے

یہ ایک بروقت آواز ہی نہیں جو امیر کے دل سے اٹھی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آواز ایسے لوگوں کی طرف سے بہت پہلے اٹھنی چاہیئے تھی۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اونچے مقامات پر سرفراز فرمایا ہے۔

اس وقت اسلامی ممالک میں اگرچہ پہلے کی نسبت ایک بیداری کی رو چل رہی ہے۔ مگر یہ حالت ایسی ہے۔ جیسا کہ خواب غفلت میں کوئی سویا ہوا ابھی ابھی کچوکوں سے اچانک آنکھیں کھول دے۔ اور جس کے حواس پوری طرح بیدار نہ ہوئے ہوں۔ اور پوری طرح ابھی یہ احساس نہ پیدا ہوا ہو: کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔

جب سے یہ امت مرحوم ہوئی ہے۔ ایسی بے ہوشی کی نیند میں پڑی رہی ہے۔ کہ اسے بالکل پتہ نہیں رہا۔ کہ اس کے اردگرد کی دنیا کہاں سے کہاں جا پہنچی ہے۔ آج جب وہ چونکی ہے۔ تو اپنے آپ کو بالکل ہی ایک نامانوس دنیا میں پا رہی ہے۔ جس کو ابھی وہ اچھی طرح پہچان بھی نہیں سکی۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں اس کی پریشانی لازمی ہے۔

جب ہم پیچھے کی طرف اپنی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہم حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ کہ جو قوم ایک وقت ساری اقوام میں بلند و بالا تھی۔ آج وہ قعرِ پستی میں اس طرح گر گئی ہے۔ یہ انقلاب عظیم کس طرح واقع ہوا ہے۔؟

وہ قوم مسلم کبھی جس کے قصائد ہر کہ ومہ کی زبان پر تھے۔ آج اس کے ہر جگہ مرثیے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ قوم جو اس شان سے اٹھی تھی۔ کہ دنیا نے اپنے زر و مال اور جواہرات کے ہی نہیں بلکہ فنون و علوم کے خزانے بھی اس کے سامنے کھول دیئے تھے۔ آج اس کی یہ حالت ہے۔ کہ اس کا شمار پسماندہ اقوام میں ہوتا ہے نہ اس کے پاس دولت و مال ہے۔ نہ وجاہت و شوکت ہے۔ نہ وہ بلند اخلاق ہے۔ اور نہ کوئی مستقل قومی کردار ہے جو زندہ اقوام کی متاع سمجھا جاتا ہے۔

وہ اقوام جو کبھی اس کے نام سے زندگی پاتی تھیں۔ یعنی جو اقوام اس سے معاشرتی نمار کا اکتساب کرتی تھیں۔ اور اس کے نقشِ قدم پر چلنا سعادت خیال کرتی تھیں۔ آج اس کے نام سے بدکتی ہیں۔ اس کی ہمسائیگی سے گریز کرتی ہیں۔ اور گیند کی طرح ٹھوکر مار کر جس طرف چاہتیں اس کو دھکیل دیتی ہیں۔

یہ ایک دردناک آواز ہے۔ جو شاہ عرب امیر سعود کے دل سے بلند ہوئی ہے۔ شاید یہ مسلمانوں کو ہوشیار کر دے۔ شاید وہ انہیں اس تذبذب کے عالم سے نکلنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ جس میں وہ پڑے ہوتے ہیں۔ اور ان حرکات مذبوحی سے نجات حاصل ہو جائے۔ جو بے اختیاری اور نیند کے خمار میں ان سے سرزد ہو رہی ہیں۔

امیر سعود کے دل سے یہ آواز یونہی بلند نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ اس احساس کی پیداوار ہے۔ جو انہیں اسلامی ممالک۔ اسلامی اقوام۔ الغرض تمام عالم اسلام کے مشاہدہ سے ہوا ہے۔ وہ نہ صرف اغیار اور بیرونی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ ان حرکات مذبوحی کا بھی نظارہ کر رہے ہیں۔ جو اسلامی ممالک کے اندر انگڑائیاں لے رہی ہیں۔

وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ مصر میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ایران میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے اور وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ انڈونیشیا میں کیا ہو رہا ہے۔ انہیں محسوس ہو رہا ہے۔ کہ نہ عرب مسلمان آج صحت کی حالت میں ہے۔ اور نہ عجمی۔

وہ جانتے ہیں کہ ناپختہ کار اسلامی حمایتی اسلام کے نام پر ان مسلمان اقوام کے اندر ہاں اسلام کے مقدس نام پر کیا انتشار کی روح جگا رہی ہیں۔ اقتدار کی ہوس میں کس طرح مذہب کا نام بدنام کیا جا رہا ہے۔ ان ممالک کے اندر کس طرح ملکی مفاد کی جڑیں کاٹی جا رہی ہیں۔ اہل خام اور لادینی تحریکوں سے مستعار لئے ہوئے اور من گھڑت نظریات کو اسلام کا نام دے کر کس طرح ملک میں فتنہ و فساد کے باب وا کئے جا رہے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ نہ کچھ آپ کیا جاتا ہے۔ اور نہ دوسروں کو کچھ کرنے دیا جاتا ہے۔

یہ حالت واقعی دردناک ہے۔ جس کا شاہ سعود نے مشاہدہ کیا ہے۔ اور اگر ان کے دل سے یہ آواز بلند ہوئی ہے۔ تو یہ لازمی تھی۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ صحیح ہے۔ یعنی

"ہم نے اپنے ملکی مفاد کو برباد کر دیا۔ ہم اپنے اختلافات و انتشار کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔"

اس پیغام کے آخر میں جو آپ نے فرمایا ہے کہ "میرا عقیدہ و ایقان ہے کہ خالی زبانی باتوں۔ کھوکھلے احتجاجات یا منفی مساعی سے کچھ نتیجہ نہ نکلے گا۔"

یہ بالکل درست ہے۔ جب تک اس عظیم معاملہ پر ٹھوس حقائق کی بنا پر غور کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش نہ کی جائیگی۔ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اس ضمن میں یہ رائے ناقابل اعتنا نہیں کہ سب سے پہلے اسلامی ممالک کے اندرونی خلفشار کے متعلق غور و خوض کیا جائے۔ تمام آزاد اور مقتدر اسلامی ممالک کے ذمہ دار نمائندوں کی ایک کانفرنس اس غرض کے لئے منعقد کی جائے۔ اور ہر ملک کے اندرونی اختلافات کا جائزہ لیا جائے۔ اور ہر ملک کے مخصوص حالات کے مطابق ان اندرونی اختلافات کو دور کرنے کے لئے تجاویز پر غور کیا جاوے۔ یہ پہلا قدم ہے جو ہم کو مختلف اسلامی اقوام کے باہمی اختلافات و انتشار کو رفع کرنے کے لئے اٹھانا نہایت ضروری ہے۔ جس طرح کسی قوم کی قیمت اس کے افراد کے انفرادی کردار کے ساتھ نسبت رکھتی ہے۔ اسی طرح اقوام اسلامی کے اتحاد و اتفاق کی بنیاد مختلف اقوام کے انفرادی اور اندرونی استقلال و مضبوطی پر پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ اگر مختلف اسلامی اقوام اپنے اندرونی استحکام کے متعلق حقیقی طور پر مطمئن نہ ہوں۔ وہ ایک دوسرے کی کس طرح ممد و معاون بن سکتی ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر صنعتی نمائش

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ وکالت تجارت امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں ایک صنعتی نمائش منعقد کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ جو احباب خود مصنوعات بناتے ہوں۔ یا صنعتی اشیاء کا کاروبار کرتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا سامان نمائش میں رکھیں۔ نمائش کا انتظام کھلے میدان میں شامیانوں اور قناتوں کے اندر ہوگا۔ نمائش میں حصہ لینے والوں کے لئے پلاٹ متعین کر دیئے جائیں گے۔ جن میں دکانوں کا قیام اور آرائش وغیرہ کا انتظام انہیں خود کرنا ہوگا۔ نمائش کے انتظام کے سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے۔ وہ شامل ہونے والوں سے بحصہ رسدی وصول کئے جائیں گے۔

جو احباب شامل ہونا چاہیں۔ انہیں فوری طور پر ہمیں لکھنا چاہیئے۔ اور مصنوعات کی نوعیت سے مطلع کرنا چاہیئے۔

(وکیل التجارت تحریک جدید)

اسلام میں استخارہ کا مبارک نظام

اور

بظاہر متضاد خوابوں کا فلسفہ

192

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

اسلام کی بے شمار رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت استخارہ کا مبارک نظام ہے۔ جس کے ذریعہ دین و دنیا کے ہر اہم کام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) نے اپنی امت کے افراد کو ایک عجیب و غریب روحانی کڑی کے ذریعہ خدائے علیم و قدیر کی رحمت کے دامن کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب کبھی کسی مسلمان کو کوئی ایسا کام پیش آئے۔ جو خدا اور رسول اور اولوالامر کے مقرر کردہ مؤقت فرائض میں سے نہیں ہے (کیونکہ مؤقت فرائض کے معاملہ میں استخارہ کا کوئی سوال نہیں ہوتا) بلکہ ایسا معاملہ ہے کہ اسے اختیار کرنا یا ترک کرنا یا اس کے اختیار کرنے کی صورت اور وقت کا فیصلہ کرنا ہر انسان کی عقل اور سمجھ اور حالات پر چھوڑا گیا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ ایسا موقعہ پیش آنے پر خدا تعالےٰ سے استخارہ کرکے اس کی نصرت اور ہدایت اور خیر کا طالب ہوا کرے۔ اور یہ دعا کیا کرے کہ اے میرے آسمانی آقا تو اس بارے میں میری راہ نمائی فرما۔ کہ آیا میں یہ کام جو اس وقت میرے مدنظر ہے کروں یا اسے ترک کردوں۔ یا یہ کہ میں اسے اس صورت میں کروں۔ جو اس وقت میرے مدنظر ہے۔ یا کسی دوسرے رنگ میں سرانجام دوں۔ یا یہ کہ میں اس کام کو ابھی کروں یا کسی اور وقت پر ملتوی کردوں۔ کیونکہ اے میرے علیم و قدیر خدا! اس بات کو صرف تو ہی جانتا ہے۔ کہ یہ کام میرے دینی اور دنیوی اور عاجل اور آجل مفاد کے لحاظ سے کس صورت میں اور کس وقت پر زیادہ مفید اور زیادہ بابرکت ثابت ہونے والا ہے۔

یہ دعا جسے اصطلاحی طور پر استخارہ کی دعا کہتے ہیں ہر ایسے امر کے پیش آنے پر سکھائی گئی ہے جس میں خدا اور اس کے رسول اور اولوالامر کا کوئی مؤقت حکم موجود نہ ہو۔ یعنے کوئی ایسا حکم موجود نہ ہو جس میں یہ ہدایت دی گئی ہو۔ کہ یہ کام فلاں وقت اور فلاں قسم کے حالات میں ضرور کیا جائے۔ جیسا کہ مثلاً پانچ وقت کی نماز یا رمضان کے روزے یا ایک صاحب نصاب شخص کے لئے سال گذرنے پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہوتی ہے۔ ایسے مؤقت اور معیّن احکام میں استخارہ کا کوئی سوال نہیں۔ بلکہ درحقیقت ان باتوں میں استخارہ کرنے والا شخص دین سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک صریح اور مؤقت حکم کے باوجود استخارہ کی آڑ لے کر خدائی حکم کو مشتبہ کرنا اور ٹالنا چاہتا ہے۔ لیکن اس قسم کے احکام کے علاوہ باقی سب امور میں خواہ وہ بظاہر کیسے ہی مفید اور زیبا نظر آئیں استخارہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور یہ تعلیم ایسی بابرکت اور روحانی نعمتوں سے ایسی معمور ہے۔ کہ اس ذریعہ سے ہر سچے مومن کو ہر امر میں خدائی رحمت کے دامن سے وابستہ کردیا گیا ہے۔ اور خدائی نعمتوں کے حصول کے لئے اس کی جھولی دائمی صورت میں کھلی رکھی گئی ہے۔

استخارہ کے اس نظام میں دوہری برکت ہے **اوّل** یہ کہ اسکے نتیجہ میں انسان کو کثرت کے ساتھ اور بار بار خدا کی طرف رجوع کرنے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹانے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور خواہ بظاہر استخارہ کا کوئی اور نتیجہ نکلے یا نہ نکلے۔ استخارہ کی دعا ہر حال غیر معمولی برکت اور تزکیہ نفس اور انابت الی اللہ کا ذریعہ بنتی ہے **دوسرے** اس ذریعہ سے انسان ضعیف البنیان جس کا علم بھی ناقص ہے اور قدرت بھی ناقص ہے۔ خدائے علیم و قدیر کے غیر محدود علم اور غیر محدود قدرت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور زندگی کی بے شمار ٹھوکروں اور لغزشوں سے بچ جاتا ہے۔ استخارہ کے یہ دو عظیم الشان فوائد اتنے یقینی اور اتنے قطعی ہیں کہ کوئی دیندار انسان اس کی برکات کا منکر نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ امت محمدیہ کے اولیاء کرام اور صلحائے عظام نے ہر زمانہ میں استخارہ کو اپنا مسلک بنایا ہے۔ اور زندگی کے کسی حرکت و سکون کو استخارہ کی برکتوں سے محروم نہیں ہونے دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بڑی کثرت کے ساتھ اس پر عمل فرماتے تھے۔ پس ہماری جماعت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے تمام کاموں میں اس بابرکت نظام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اور استخارہ کی عادت کو اتنا راسخ کرلے۔ کہ کسی اہم کام میں اس کی طرف سے غافل نہ ہو۔ بلکہ اپنی ذات کے علاوہ اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کو بھی اس میں شریک کیا کرے

استخارہ کی دُعا اور اس کا طریق

استخارہ کی دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذیل کے الفاظ میں مروی ہوئی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ۔ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

"یعنی اے میرے خدا میں تیرے علم کے ذریعہ تیری جناب سے خیر کا طالب ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ اپنے کاموں میں طاقت اور توفیق چاہتا ہوں۔ اور تیرے بھاری فضل کا امیدوار ہوں کیونکہ تو کامل قدرت رکھتا ہے۔ اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ اور تو غیر محدود علم کا مالک ہے، اور مجھے علم حاصل نہیں۔ اور تو یقیناً سب غیبوں اور آئندہ ہونے والی باتوں کا جاننے والا ہے۔ سو اے میرے خدا اگر تیرے علم میں یہ کام جو اس وقت میرے مدنظر ہے۔ میرے لئے دین اور دنیا اور انجام کار کے لحاظ سے اچھا ہے۔ تو تو مجھے اس کی توفیق عطا کر۔ اور اسے میرے لئے آسان کردے۔ اور پھر اس میں میرے لئے برکت بھی ڈال۔ لیکن اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور دنیا اور انجام کار کے لحاظ سے اچھا نہیں تو اسے مجھ سے دور رکھ۔ اور مجھے اس سے دور رکھ اور اس کی جگہ جس بات میں میری بہتری ہو خواہ وہ کوئی ہو مجھے اس کی توفیق دے اور میرے دل میں اس کے ذریعہ تسکین اور بشاشت عطا فرما۔"

استخارہ کا مسنون طریق یہ ہے کہ رات کو سونے سے قبل انسان دو رکعت نفل ادا کرے۔ اور ان دو نفلوں میں اوپر والی دعا مانگے۔ اور اس وقت اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرے۔ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ اور میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ اور یہ کہ میں اس وقت اپنے خالق و مالک کے سامنے کھڑے ہوکر اس سے خیر و برکت اور رشد و ہدایت کا طالب ہوں۔ اور یہ نماز ایسے درد و سوز اور حضور قلب سے ادا کی جائے۔ کہ گویا اپنے دل کو پگھلا کر خدا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور اس کے بعد کسی اور کام میں مشغول ہونے کے بغیر بستر پر جاکر لیٹ جائے۔ اور سوتے ہوئے بھی اس دعا کے مضمون کی طرف دھیان رکھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جس شخص کو استخارہ کی مسنون دعا یاد نہ ہو۔ وہ اپنی زبان اور اپنے الفاظ میں ہی استخارہ والے مضمون کی دُعا کرسکتا ہے۔ اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ سوتے ہوئے یہ مختصر سی دعا بھی کرلینی چاہیئے کہ:۔

یا خبیر اخبرنی یا بصیر ابصرنی یا علیم علمنی

"یعنی اے میرے خبیر آقا مجھے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ اور اے میرے بینا خدا تو مجھے اس معاملہ میں بصیرت عطا کر۔ اور اے میرے علیم خالق و مالک تو مجھے اپنی جانب سے علم بخش۔"

اس قسم کا استخارہ سات راتوں تک مسلسل جاری رکھنا چاہیئے۔ اور اگر اتنا موقعہ نہ ہو تو کم از کم تین رات تک جاری رکھا جائے۔ اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے اس کا بھی موقعہ نہ ہو۔ تو ایک رات پر ہی اکتفا کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں تک فرماتے تھے۔ کہ فوری ضرورت کے وقت جبکہ درمیان میں ایک رات بھی نہ آتی ہو۔ تو دن کے وقت ہی استخارہ کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ استخارہ بہرحال ایک دعا ہے۔ اور لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔

استخارہ کے چار امکانی نتائج

استخارہ کا نتیجہ امکانی طور پر چار طرح ظاہر ہوسکتا ہے۔ **اوّل**۔ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ کسی الہام یا رویا کے ذریعہ اپنا منشاء ظاہر فرمادے۔ خواہ خود استخارہ کرنے والے پر ظاہر کردے۔ یا اس کے کسی بزرگ یا عزیز یا دوست پر ظاہر کردے۔ کیونکہ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اَلْمُؤْمِنُ یُرٰی وَیُرٰی لَہٗ یعنی کبھی تو مومن کو خود خواب آجاتی ہے۔ اور کبھی اس کے لئے کسی دوسرے شخص کو خواب دکھا دی جاتی ہے۔ **دوسرے** اس طرح کہ کوئی الہام یا رویا وغیرہ تو نہ ہو۔ مگر استخارہ کرنے والے کا دل کسی بات پر تسلی پا جائے۔ کیونکہ خدا کی مشیت بعض اوقات اس رنگ میں بھی ظاہر ہوا کرتی ہے کہ کوئی لفظی جواب نہیں ملتا۔ مگر دل تسلی پا جاتا ہے۔ **تیسرے** اس طرح کہ استخارہ کرنے والے کو اس کے عزیزوں یا دوستوں کی طرف سے کوئی ایسا مشورہ مل جائے۔ جو خدائی مشیت کے مطابق ہے۔ کیونکہ یہ بھی حدیث نبوی یُرٰی لَہٗ کی ایک بالواسطہ صورت ہے،

چوتھے یہ بھی ممکن ہے (اور ہم ...
اس پہلو کا بھی علم ہونا چاہیئے۔ ورنہ وہ ٹھوکر کھا سکتے ہیں) کہ دعا کی قبولیت کے رنگ میں استخارہ کا کوئی بھی ظاہری نتیجہ نہ نکلے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کسی مصلحت سے استخارہ کرنے والے کو اپنی عقل سے کام لینے کے لئے آزاد چھوڑ دے۔ کیونکہ بہر حال خدا اپنے بندوں کے ماتحت نہیں۔ بلکہ جس طرح وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کر سکتا ہے۔ اسی طرح وہ کسی مصلحت کی بناء پر اپنے بندوں کی دعا کو رد بھی کر سکتا ہے۔ یا خاموش رہ سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں بھی استخارہ کرنے والے کو کم از کم دعا کی روحانی برکت ضرور حاصل ہو جائے گی۔ اور خدائے رحیم و کریم یقیناً اس بات سے خوش ہوگا۔ کہ میرے بندے نے مجھے اپنا کارساز سمجھ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غالباً انہی تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ اشعار فرمائے ہیں کہ:۔

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا

پہلے شعر میں تو عام لوگوں کا ذکر ہے۔ جن کی دعا اگر رد بھی ہو جائے۔ تو پھر بھی کوئی نہ کوئی رحمت کا پہلو پیدا کر کے رہتی ہے۔ اور دوسرے شعر میں حضرت مسیح موعودؑ نے خود اپنا ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ آپ کا سب کچھ خدا کا تھا اور خدا کی ساری رحمت آپ پر سایہ فگن تھی۔ اسی لئے آپ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ "**تیری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر**" یعنی میرا سارا کاروبار صرف تیری رحمت کے سہارے پر قائم ہے۔

اب میں استخارہ کے مسئلہ کے متعلق ایک ایسے پہلو کو لیتا ہوں۔ جو کئی ناواقف لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ حالت قریب کے زمانہ میں خود میرے گھر میں بھی پیش آئی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے ایک خانگی معاملہ میں بعض دوستوں اور بزرگوں کو استخارہ کے لئے لکھا تھا۔ اس کے نتیجہ میں جو جوابات مجھے مختلف دوستوں کی طرف سے موصول ہوئے۔ ان میں سے اکثر بظاہر متضاد تھے۔ یعنی کسی دوست نے اپنے استخارہ کے نتیجہ میں ایک بات لکھی تھی۔ اور دوسرے دوست نے بالکل ہی دوسری بات کا مشورہ دیا تھا۔ اور بعض نے اپنی خوابیں بھی بیان کی تھیں۔ جو بظاہر ایک دوسرے کی نقیض تھیں۔ میں تو خدا کے فضل سے اس ظاہری اختلاف کے فلسفہ کو سمجھتا تھا۔ مگر میرے بعض عزیز اس پر بہت پریشان ہوئے۔ کہ یہ کیا تماشہ ہے۔ کہ ایک ہی معاملہ میں مختلف استخارہ کرنے والے بزرگوں کو مختلف بلکہ متضاد خوابیں آ رہی ہیں۔ مثلاً ایک دوست کہتا ہے۔ کہ مجھے استخارہ کے نتیجہ میں زید کے حق میں خواب آئی۔ اور دوسرا دوست کہتا ہے۔ کہ مجھے استخارہ کے جواب میں **عمر** قابل ترجیح معلوم ہوا۔ اور تیسرا دوست کہتا ہے۔ کہ مجھے استخارہ کرنے پر **خالد** مقدم نظر آیا۔

چونکہ یہ شبہ اکثر لوگوں کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو اس کا جواب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ مگر اصل جواب دینے سے پہلے **ایک اصولی بات کا بیان کرنا ضروری ہے۔** وہ اصولی بات یہ ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ مومنوں کی تربیت اور مخالفوں کے امتحان کی غرض سے آئندہ کی خبروں کے متعلق ایک حد تک اخفا کا پردہ رکھا کرتا ہے۔ اور سوائے خاص حالات کے کامل انکشاف نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکیمانہ طریق عام لوگ تو الگ رہے۔ انبیاءؑ تک کے حالات میں چلتا ہے۔ چنانچہ انبیاءؑ کی پیشگوئیوں میں بھی کم و بیش اخفا کا پردہ رہتا ہے۔ اور اس قسم کا انکشاف نہیں ہوا کرتا۔ جسے سورج کے طلوع ہونے سے تشبیہ دے سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اخفاء کی مثال یوں بیان فرمائی ہے۔ کہ جیسے ایسی رات کی چاندنی ہو جس میں چاند کے ساتھ ساتھ کچھ بادل بھی ہوں۔ جب کہ روشنی تو ہوتی ہے۔ مگر اتنی تیز روشنی نہیں ہوتی۔ کہ دیکھنے والوں اور نہ دیکھنے والوں میں کوئی امتیاز باقی نہ رہے (براہین احمدیہ حصہ پنجم) یا جیسے کہ ایک حاملہ عورت کا حال ہوتا ہے جس کے متعلق یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ مگر یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ بچہ لڑکی ہے یا کہ لڑکا۔ (ازالہ اوہام) پس جبکہ انبیاءؑ تک کے مکاشفات میں اخفا کا پردہ ہوتا ہے۔ تو عام لوگوں کی خوابوں اور الہاموں کے متعلق یہ امید کس طرح رکھی جا سکتی ہے۔ کہ ان کی خوابیں ہر صورت میں نصف النہار کی طرح روشن ہونگی؟ اس اصولی تشریح کے بعد یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ استخاروں کے نتیجہ میں بعض اوقات جو بظاہر متضاد خوابیں آتی ہیں۔ ان کی بالعموم تین وجوہات ہوا کرتی ہیں۔

متضاد خوابوں کی تین وجوہات

پہلی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت اخفاء کے ماتحت مختلف استخارہ کرنے والے لوگوں کو زیر استخارہ امر کے مختلف پہلو دکھا دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کی شادی کا سوال ہے۔ اور اس میں مختلف لڑکوں یا لڑکیوں میں سے کسی ایک کو انتخاب کرنا ہے۔ تو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو تو خواب میں لڑکے یا لڑکی کا دینی پہلو دکھا دیتا ہے۔ اور کسی کو اس کے روزگار کے پہلو پر آگاہ کر دیتا ہے۔ اور کسی کو اس کی صحت کے بارے میں اشارہ فرما دیتا ہے۔ اور کسی کو آئندہ اولاد کے لحاظ سے نظارہ دکھا دیتا ہے۔ اور کسی پر میاں بیوی کے آئندہ اتحاد اور محبت کی جہت سے انکشاف فرما دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ انکشاف عموماً استخارہ کرنے والے کے ذاتی رجحان کی بنا پر ہوا کرتا ہے۔ اور ان مختلف نظاروں کے دکھانے میں خدا تعالیٰ کی یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ لو ہم نے تمہیں امر پیش آمدہ کے مختلف پہلو دکھا دیئے ہیں۔ اب اپنی عقل و فکر کو کام میں لا کر خود

... رشتہ مناسب ہے۔ ظاہر ہے کہ رشتہ کے معاملہ میں میاں بیوی کی ازدواجی زندگی پر اثر ڈالنے والی اور خانگی خوشی کو درخشاں یا مکدر کرنے والی بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض اوقات میاں بیوی میں محبت تو ہوتی ہے۔ مگر خاوند دیندار نہیں ہوتا۔ یا خاوند دیندار تو ہوتا ہے۔ مگر اس کی صحت خراب ہوتی ہے۔ یا صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔ مگر مال کی تنگی ہوتی ہے۔ یا مال کی تنگی بھی نہیں ہوتی۔ مگر کسی خاص رشتہ کے نتیجہ میں اولاد خراب پیدا ہونی مقدر ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسی صورت میں جبکہ آئندہ زندگی کا کوئی پہلو تو روشن ہو۔ اور کوئی پہلو تاریک ہو۔ اللہ تعالےٰ مختلف لوگوں کو مختلف پہلو دکھا کر انسانی دماغ کی تربیت کے لئے یہ اشارہ فرما دیتا ہے۔ کہ اب تصویر کے مختلف پہلو تمہارے سامنے ہیں۔ سو اب ہماری دی ہوئی عقل سے کام لے کر خود سوچو اور فیصلہ کرو۔

دوسری وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض اوقات مختلف خوابوں کی تعبیر غلط سمجھی جاتی ہے۔ یعنی حقیقۃً تو کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ مگر لوگ اپنی ناسمجھی سے خوابوں کو متضاد خیال کر کے پریشان ہونے لگتے ہیں۔ حالانکہ ان کی حقیقی تعبیر متضاد نہیں ہوتی۔ در اصل خوابوں کی تعبیر کا علم بڑا باریک اور بڑا نازک ہے۔ بعض اوقات خواب میں رونا دیکھا جاتا ہے۔ اور اس سے ہنسنا مراد ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات خواب میں ہنسنا دیکھا جاتا ہے۔ مگر اس سے رونا مراد ہوتا ہے۔ یا بعض اوقات ایک قسم کے حالات میں رونے کی تعبیر خوشی ہوتی ہے۔ اور دوسری قسم کے حالات میں رونے کی تعبیر غم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض صورتوں میں بعض متبرک وجودوں کو خواب میں دیکھنے سے بظاہر غم کی زندگی مراد ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھنے کی بعض اوقات یہ تعبیر ہوتی ہے۔ کہ دیکھنے والے کو زندگی میں کوئی غم پیش آئیگا۔ حالانکہ ویسے حضرت فاطمۃ الزہراؓ مومن عورتوں کی سرتاج ہیں۔ پس دوسری وجہ استخارہ کے نتیجہ میں بظاہر متضاد خوابوں کی یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ خواب دیکھنے والے یا خواب کو سننے والے لوگ اپنی ناواقفیت سے خوابوں کی تعبیر میں غلطی کرتے ہیں اور انہیں متضاد خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقی تعبیر کے لحاظ سے کوئی تضاد نہیں ہوتا۔

"**تیسری**" امکانی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ بعض اوقات نیک لوگوں کی خوابوں میں بھی نفسانی یا شیطانی دخل ہو جاتا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ انبیاءؑ یا خاص اولیاء کو الگ رکھ کر باقی سب لوگوں کی خوابوں میں کم و بیش نفسانی یا شیطانی دخل کا امکان ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی مشہور تصنیف ازالہ اوہام (صـــ۱۰۷) میں استخاروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ بعض اوقات جب کوئی شخص ایک خاص خیال دل میں جما کر استخارہ کرتا ہے۔ تو

اس کی خواب یا الہام میں اس کے نفس کا اثر داخل ہو جاتا ہے۔ اور اسی قسم کے اثر سے "**انبیاءؑ اور محدثین**" کے سوا باقی سب لوگوں کے مکاشفات متاثر ہو سکتے ہیں۔ میری یہ مراد ہرگز نہیں۔ کہ نعوذ باللہ باقی سب صلحاء کے الہام یا رویا مشکوک ہوتے ہیں۔ حاشا و کلا۔ بلکہ مراد صرف یہ ہے۔ کہ بے شک ان کے اکثر الہامات اور خوابیں رحمانی ہوتی ہیں۔ مگر اس بات کا امکان ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی کسی خواب یا الہام میں ان کے دل کی تمنا یا نفس کے رجحان کا دخل ہو گیا ہو۔ لہٰذا استخاروں کے نتیجہ میں متضاد خوابوں کی ایک امکانی تشریح یہ بھی یاد رکھنی ضروری ہے۔ کہ ممکن ہے کہ ایک دوست کی خواب رحمانی ہو۔ اور دوسرے کی خواب میں اس کی ذاتی رائے یا نفسیاتی میلان کا اثر شامل ہو گیا ہو۔

خوابوں کی مختلف اقسام

ضمناً یہ بات بھی اس جگہ بیان کرنی ضروری ہے۔ کہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ خوابیں عموماً تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک **رحمانی** اور دوسرے **نفسانی** اور تیسرے **شیطانی**۔ رحمانی خواب تو وہ ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس میں اخفا کا پردہ یا تعبیر کی غلطی ہو تو ہو مگر اس کے برحق ہونے میں کوئی کلام نہیں ہوتا۔ نفسانی یا زیادہ صحیح طور پر نفسیاتی خواب وہ ہوتی ہے۔ جس میں خواب دیکھنے والے کی ذاتی حالت یا ذاتی رجحان کا دخل ہو جاتا ہے۔ اور شیطانی خواب وہ ہے جس میں شیطان یا انسان کے شیطانی خیالات کا اثر شامل ہوتا ہے۔ یہ تینوں قسم کی خوابیں اسی طرح اپنی علامات سے پہچانی جاتی ہیں۔ جس طرح کہ دنیا کے ہزاروں انواع کے درخت اپنے پھلوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کی عقل پر کہاں تک رویا جائے۔ کہ وہ سگمنڈ فرائڈ کی اس نام نہاد دریافت پر تو سر دھنتے ہیں۔ کہ خوابوں میں انسان کے نفسیاتی حالات کا دخل ہوتا ہے۔ مگر عرب کے صحرا میں پیدا ہونے والے **امی نبیؐ** (فداہ نفسی) کے اس عظیم الشان علمی احسان کی طرف سے غافل ہیں۔ جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے خوابوں کے تین اقسام کی تشریح فرما کر علم رویا میں گویا ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ سگمنڈ فرائڈ نے اسی چشمہ سے ایک ڈول بھرا اور اسے بھی کئی قسم کی آلائشوں سے مکدر کر کے دنیا کے سامنے اصل حقیقت کا صرف تیسرا حصہ پیش کیا۔ مگر دنیا اپنے محسنِ اعظمؐ کو بھول کر بیسویں صدی کے اس موجد کی ادھوری دریافت پر تعریف کے نعرے لگا رہی ہے۔ العجب ثم العجب!!!

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام میں استخارہ کا نظام ایک بڑا مبارک اور عجیب و غریب نظام ہے۔ اور گو اس کے بعض باریک پہلو بعض ناواقف لوگوں کو غلطی یا پریشانی میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ مگر اس کی وجہ سے اس کی عظیم الشان برکات میں کوئی کمی نہیں آتی۔ بلکہ اس خزانہ کی طرح جو

زمین کی اندرونی گہرائیوں میں دفن ہوتا ہے۔ اس نظام کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے تمام کاموں میں خواہ وہ دین کے میدان سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا کہ دنیا کے میدان سے تعلق رکھتے ہوں۔ استخارہ کی عادت ڈالیں۔ اور ہر امر میں اپنے آسمانی آقا کی طرف رجوع ہونے کا طریق اختیار کریں۔ پھر اگر استخارہ کے نتیجہ میں انہیں کوئی ہدایت حاصل ہو۔ تو اس پر عمل کریں۔ اور خدا کے شکر گذار ہوں۔ اور اگر کوئی ہدایت حاصل نہ ہو تو پھر صبر سے کام لیں۔ اور استخارہ کو ایک دعا یا ذکر الٰہی قرار دے کر اس کی برکات سے حصہ پائیں۔ اور اگر استخارہ کے نتیجہ میں بظاہر متضاد خوابیں آئیں تو اس پر پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ ایسی خوابیں تمہارے دماغوں کو روشن کرنے اور تمہارے دلوں میں سچے علوم کی جستجو پیدا کرنے اور تمہارے لئے نئی حکمتوں کے خزانے کھولنے کے لئے آتی ہیں۔ میں ایسے انسان کی عقل و دانش پر حیران ہوتا ہوں جو اپنے دینی اور دنیوی معاملات میں زید اور بکر اور عمر کے مشوروں کے لئے تو دوڑتا ہے۔ مگر اُس علیم و قدیر خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ جس کے علم اور قدرت کی کوئی انتہا نہیں اور جس کی محبت اور شفقت حقیقی ماؤں سے بھی بدرجہا زیادہ ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ما قدروا اللہ حق قدرہ۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۱/۱۱/۵۳)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (بروز اتوار سوموار اور منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

جو داغ دل پہ ہمارے ہے داغ عرش پہ ہے

غلط ہے اہلِ نظر تیرگی میں کھوئے رہیں
کہ دینِ مصطفویؐ کا چراغ عرش پہ ہے

کسی نے آوجِ ثریا سے لا دیا وہ ہمیں
تمہیں گماں کہ یقین کا ایاغ عرش پہ ہے

جو بات ہم نے سنی ہے سنا رہے ہیں تمہیں
ہمیں تو حکمِ علیکم بلاغ عرش پہ ہے

اگرچہ ہم بھی ہیں اس ارض کے مکینوں میں
نشیمن اپنا مگر اپنا باغ عرش پہ ہے

نہ داغدار کرو جورِ ناروا سے اسے
جو داغ دل پہ ہمارے ہے داغ عرش پہ ہے

عجیب تُو نے ترا اندازِ فکر ہے ناہید
فقیرِ خاک نشیں کا دماغ عرش پہ ہے

عبدالمنان ناہید

قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

(۱) تحریک جدید دفتر اول کا بیسواں سال اور دفتر دوم کا دسواں سال ختم ہو رہا ہے۔ جملہ قائدین مجالس و زعماکرام اس سال کی رپورٹ مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل جلد سے جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

ا۔ آپ کی مجلس میں کل کتنے خدام برسر روزگار ہیں

ب۔ کتنے خدام نے دفتر اول یا دفتر دوم میں وعدہ کیا ہے۔

ج۔ وعدہ جات کی کل تعداد کیا ہے۔

د۔ وصولی سال رواں کس قدر ہوئی اور بقایا کس قدر ہے

آپ کو معلوم ہے کہ "علم انعامی" سے متعلق فیصلہ کے وقت تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کے کام کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر اس کام کی طرف خاص توجہ دی جائے اور جلد سے جلد اپنی مجلس کے تمام بقایا جات پورے کر دیئے جائیں۔ تاکہ آپ کی مجلس "علم انعامی حاصل کرنے کی مستحق ہو"

(مہتمم تحریک جدید مرکزیہ)

ضروری اطلاع

193

ذیل کے احباب کے ذمہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کا بقایا ہے۔ جس کے متعلق متعدد خطوط ان کی خدمت میں الگ الگ لکھے جا چکے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض احباب نے ان کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے اور بعض نے اپنے قرضہ کی ادائیگی کے وعدے کئے۔ لیکن اس سلسلہ میں جو رقم ہمیں موصول ہوئی ہے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ ان بقایا دار احباب کے نام شائع کرنے پر مجبور ہوا ہوں تاکہ ان سب کو اس کے متعلق علم ہو سکے۔ اس کے بعد ان کی بقایا کی رقوم بھی شائع کرا دی جائیں گی۔ جن کے متعلق انہیں بارہا بذریعہ ڈاک مطلع کیا گیا ہے۔ مہربانی فرما کر یہ احباب جلد سے جلد اپنے بقایا کی رقوم بھیجکر ممنون فرمائیں۔ تاکہ جن لوگوں کا قرضہ ادا کرنا ہے۔ اور آپ کی عدم ادائیگی کے باعث وہ بہت پریشان ہیں۔ انہیں ادا کیا جا سکے۔

اسماء بقایا داران ہوسٹل جامعہ احمدیہ

اقبال احمد اختر صاحب	محمد سلطان اکبر صاحب	بشیر احمد زاہد صاحب
سلطان محمود ملتانی "	عبدالمجید صاحب ناصر کشمیری	نصیر احمد ناصر "
عبدالکریم افغان "	سعید احمد باجوہ	عبدالحمید "
محمود احمد حیدرآبادی "	عبدالرشید عابد	محمود احمد سرگودھی "
منیر احمد عارف "	تفضل حسین "	محمد حسین حامد صاحب
سید عبدالحی "	فضل کریم "	محمد دین صاحب ڈیرہ غازیخاں
حیا عمر پسر بابو محمد سعید " ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر	مولوی شریف احمد "	محمد اشرف ناصر صاحب
راجہ نذیر احمد "	مولوی سردار احمد "	محمد عبداللہ صاحب گجراتی
سعید احمد سہگل "	سید نثار احمد "	نورالحق صاحب تنویر
راجہ محمد اکبر "	عبدالرشید ارشد "	مرزا منور بیگ صاحب
مرزا اشتیاق احمد ناصر "	مولوی محمد ایوب "	مسعود احمد صاحب منیر بھٹی
برکت اللہ محمود "	محمد یونس ملتانی "	کبیر احمد صاحب بھٹی
حافظ محمد صدیق "	مولوی محمد عبداللہ صاحب سابق محرر جامعہ	خان محمد صاحب آف ڈیرہ غازیخان
حافظ محمد یعقوب "	شیخ خورشید احمد صاحب	عبدالقدیر صاحب کمپاؤنڈر
حافظ منیر احمد "	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب	نور محمد صاحب دہلوی
حافظ عبدالغفور "	بشیر احمد صاحب	عبدالحق صاحب لالہ
محمد انور "	غلام رسول صاحب	بشارت احمد صاحب سرگودھی
نذیر احمد امل "	مولوی عطاء اللہ صاحب	ناصر احمد صاحب ارشد

نوٹ:۔ بعض احباب کے نام باقی ہیں۔ وہ دوسری اشاعت میں شائع کئے جائیں گے۔

(سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

درخواست دعا

خاکسار کی ایک آنکھ میں موتیا اور ناسور تھا۔ ناسور کا اپریشن ہو چکا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے کامیاب رہا۔ دوسرا اپریشن ایک مہینے کے بعد ہوگا۔ میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار عبدالغفور خاں احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

وصیت نمبر ۱۴۰۵۲: میں فضل دین ولد چوہدری میراں بخش صاحب قوم جٹ مجرا پیشہ زمینداری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن کوٹھیوالہ ڈاکخانہ بستی رام سنگھ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت جو تھی۔ ہندوستان میں موضع ممرا تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں رہ گئی ہے جس کے عوض مجھے موضع کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ والا میں اراضی تعدادی اندازاً ۱۲ بیگھہ عارضی مستقل الاٹ ہوئی ہے۔ جس کا مجھے ابھی فروخت یا رہن کرنے کا کوئی حق نہیں اس کی سالانہ آمد اندازاً ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تازیست کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: فضل دین۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: مولوی محمد احمد صاحب نسیم مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۴۰۵۷: میں امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپیہ جو کہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی پانچ تولہ قیمت ۵۰۰/- روپیہ کل رقم حصہ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: المرقوم امۃ الحفیظ۔ گواہ شد: چوہدری عنایت الرحمٰن۔ گواہ شد: احمد علی خان۔

وصیت نمبر ۱۴۰۵۸: میں چوہدری عنایت الرحمٰن ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۱۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ ایک کنال محلہ ب میں سفید ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ آمد سالانہ بذریعہ تجارت ۱۶۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ

جو اور جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: چوہدری عنایت الرحمٰن۔ گواہ شد: امجد علی خان۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۵۹: میں بختاور زوجہ چوہدری نذر دین صاحب قوم وینس پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چاہ جیون سنگھ والا۔ ڈاکخانہ بستی رام سنگھ والی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد سوائے حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپیہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ: بختاور نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری عمر دین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ " خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۶۱: میں سردار بیگم بیوہ اسلام الدین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مقبول پورہ گلی نمبر ۳ راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ غیر منقولہ ایک کنال زمین پر ایک مکان واقعہ ربوہ میں ہے۔ جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا کوئی آمد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: سردار بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: شیخ جلال الدین احمد ربوہ۔ گواہ شد: ڈاکٹر بشیر محمد عالی ربوہ

وصیت نمبر ۱۴۰۶۴: میں مبارکہ بیگم زوجہ عبد اللطیف خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ بھاگو والا ڈاکخانہ حرم گیٹ ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۹۰/- روپیہ۔ کاریپ طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۹۰/- روپیہ انام "

انگوٹھی " " " " "

" ۱/۲ " " ۴۵/۰۰ "

زیور چاندی ۴۰/- تولہ قیمتی ۵۰/- روپے کل قیمت جائداد ۶۵۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات پر

جو ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو رقم حصہ جائداد میں سے ادا کر دوں۔ وہ اس سے منہا سمجھی جائے۔ الامۃ: مبارکہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: عبد اللطیف خان۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۶۵: میں محمودہ بیگم زوجہ سلطان احمد صاحب گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ظفر آباد ڈاکخانہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے جو کہ خاوند سے میں وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی وزن چار تولہ آٹھ ماسے قیمت ۴۵۰/- روپے۔ کل میزان ۷۵۰/- روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: شریف احمد۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۶۶: میں اللہ رکھا ولد رحیم ڈنوں صاحب قوم ابڑا پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن مسطن ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد آباد زمین ۹ ۱/۲ جریب قیمت فی جریب ۵۰۰/- کل قیمت ۴۷۵۰/- روپے غیر آباد زمین ۱۲/۱۳/۰ جریب ہے۔ فی جریب قیمت ۴۰/- اور کل قیمت ۵۰۰/- روپے ہے۔ اور دو مکان رہائشی قیمتی ۱۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اس تمام جائداد کے جس کی قیمت ۵۹۵۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میرے مرنے کے بعد اس کے دسویں حصہ کی مالک ہوگی۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ۲۰۰/- روپے سالانہ آمد پر ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کراتا رہوں گا۔ اگر میں وفات سے پہلے کوئی رقم ایسی مندرجہ بالا کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد: اللہ رکھا نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: گیتا خان مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ " غلام حیدر خان مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۶۷: میں دلدار احمد ولد چوہدری سلطان بخش صاحب قوم وینس پیشہ زمینداری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ کرم چندوالہ ڈاکخانہ بستی رام سنگھ والا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ جو تھی۔

بمقام مشرقی پنجاب رہ گئی ہے۔ اور اس کے عوض گورنمنٹ نے اندازاً ۱۲ ایکڑ زمین عطا کی ہے۔ جو غیر مستقل ہے۔ جس کا مجھے فروخت کرنے کا یا رہن کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اس کی سالانہ آمد ۲۵۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں آمد ۸۰/- روپے کمی بیشی کے مطابق چندہ ادا کرتا رہوں گا۔ جو جائداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: دلدار احمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ " چوہدری عبد الحق۔

وصیت نمبر ۱۴۰۶۹: میں سلطان علی ولد چوہدری خان محمد صاحب قوم پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ سلطان علی ڈاکخانہ ٹکوڑا ضلع خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں غیر منقولہ جائداد ۳۴ ۱/۲ ایکڑ نہری واقعہ گوٹھ سلطان علی ہے جس کی قیمت ۶۷۵۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ منقولہ جائداد مال مویشی جن کی قیمت ۲۳۰۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۹۰۵۰ روپے ہے۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: چوہدری سلطان علی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ " : چوہدری نتھے خان پریذیڈنٹ

وصیت نمبر ۱۴۰۷۱: میں عبد اللطیف خان ولد چوہدری بھنو خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ بھاگو والا موضع نیل کوٹ ڈاکخانہ حرم گیٹ ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف اراضی غیر مستقلہ میرے نام اندازاً ساڑھے تین کیلہ واقع چاہ بھاگو والا موضع نیل کوٹ میں الاٹ شدہ ہے۔ اس اراضی کی آمد سالانہ اندازاً ۲۵۰/- روپے ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ماہوار تنخواہ ۱۲۲/۱۰ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہوگا۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: چوہدری عبد اللطیف خان: گواہ شد: چوہدری

(حاشیہ) عبد الحق ساکن چاہ بھاگو والا۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

صرف مذہب ہی اشتراکیت کے سیلاب کو روک سکتا ہے

برلن ۲۷ر نومبر:- امریکہ کے سابق ری پبلکن صدر ہربرٹ ہوور نے برلن کی میونسپل سٹیٹ کو بتایا ہے کہ اشتراکی نظریات کے منظم نفوذ کو روکنے کے لئے پہلی فصیل مذہبی عقیدہ ہے۔

مسٹر ہوور نے کہا کہ جارج واشنگٹن کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے کہ مذہبی اصولوں کی عدم موجودگی میں قومی اخلاقیات زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور یہ کہ اشتراکیت کی مزاحمت کے لئے مضبوط فصیل تعمیر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عوام کی اخلاقی بنیادوں کو مسلسل مضبوط بناتے رہیں۔ شخص آزادی اور فرد کی عظمت کے احترام سے متعلق قلب انسان کی ہمیشہ زندہ رہنے والی تمنا اشتراکیت کے خلاف مزاحمت کو اور بھی مضبوط بنا دیتی۔ میرا عقیدہ ہے کہ آزادی کی خواہش آہنی پردے کے پیچھے رہنے والے لوگوں تک میں زندہ ہے۔ کیونکہ ماضی میں یہ لوگ آزاد انسانوں کی طرح زندگی بسر کر چکے ہیں۔"

انڈونیشیا کو اشتراکیت سے زبردست خطرہ ہے

لندن ۲۷ر نومبر۔ ڈیلی ٹیلی گراف کے وقائع نگار نے جکارتا سے لکھا ہے کہ انڈونیشیا کو نہایت زبردست نوعیت کا اشتراکی خطرہ لاحق ہے۔ ایک برس قبل یہ باور کرنے کی وجوہ موجود تھیں کہ اسلام اور اشتراکیت کے مابین ناگزیر ٹکر کے بعد اسلام کو فتح حاصل ہو جائے گی مگر اب خوش امیدی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

مسٹر وارڈ کے بیان کے مطابق صورت حالی یہ ہے اشتراکیوں نے قومی مفاد کو مقدم قرار دینے کا دعوےٰ کرتے ہوئے ڈاکٹر ساسترو امی جوجو کی قومی مخلوط حکومت کو بہت کافی امداد دی ہے۔ مگر کابینہ کی حالت اب ایسی ہو گئی ہے کہ وہ اشتراکی مخالفت کے سامنے بالکل نہیں ٹھہر سکتی۔

کمیونسٹ پارٹی نے اپنی رکنیت ۱۹۵۱ء کی بارہ ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ ساٹھ ہزار کر لی ہے گذشتہ آٹھ ماہ میں ۴۳ ہزار ممبر نئے شامل کئے گئے ہیں۔ اشتراکی محاذ کے حامی اداروں کے ارکان کی تعداد ۳۸ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار صرف انڈونیشی کمیونسٹ پارٹی کے ہیں۔ اس میں چینیوں کی کمیونسٹ پارٹی شامل نہیں ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انڈونیشیا کے تقریباً ۲۰ سے ۳۰ لاکھ چینی باشندوں میں سے نصف کے قریب اشتراکیت کے ہمدرد ہیں۔

برطانیہ میں فولاد کی تیاری

لندن ۲۷ر نومبر۔ حال ہی میں برطانیہ کے وزیر بہم رسانی نے دار العوام میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ گذشتہ سال برطانیہ میں ایک کروڑ چھہتر لاکھ دس ہزار ٹن فولاد تیار ہوا۔ اس سال امید کی جاتی ہے کہ یہ تیاری ایک کروڑ پچاسی لاکھ ٹن ہوگی اور ۱۹۵۵ء میں ایک کروڑ بانوے لاکھ پچاس ہزار ٹن یا شاید اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ ادھر اس سال فولاد کی کوئی بیس لاکھ ٹن چادریں تیار ہوں گی۔ جو گذشتہ سال کے مقابلہ میں گیارہ فی صدی زیادہ ہوں گی۔

ملک میں ضروری اشیاء کی قیمتوں میں پانچ سے پچاس فیصدی تک کمی ہو چکی ہے

کراچی ۲۷ نومبر۔ جب سے حکومت پاکستان نے ضروری اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کے اقدامات اختیار کئے ہیں اس وقت سے مختلف مقامات پر ان کی قیمتوں میں کمی واقع ہونا شروع ہو گئی ہے۔ گذشتہ ایک ماہ کے اندر تمام اشیاء کی قیمتوں میں پانچ سے پچاس فی صدی تک کمی واقع ہو گئی ہے۔

مشرقی بنگال میں سوتی دھاگہ کی قیمتوں میں معمولی زیادتی ہو گئی۔ البتہ پنجاب میں اس کی قیمتوں میں دس فی صدی کمی ہو گئی ہے۔ ملکی کپڑے کی قیمتوں میں حکومت نے جو ساڑھے بارہ فی صدی کمی کی تھی اب اس کے نتیجہ میں کپڑا سستا ملنے لگا ہے۔ البتہ دیہاتی علاقوں میں ابھی آسانی سے کپڑا دستیاب نہیں ہوتا۔ مصنوعی ریشمی دھاگہ کی قیمتوں میں بھی پانچ سے دس فی صدی تک کمی ہو جاتی ہے۔ ادنی کپڑا اسال درآمد نہیں کیا گیا۔ جس سے اس کی قیمتیں بہت زیادہ چڑھ گئی ہیں۔ اور بازار میں سستا ادنی کپڑا ملنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس ماہ کے دوران ہوزری کی اشیاء کی قیمتوں میں ۲۷ سے ۳۰ فی صدی تک کمی ہوئی ہے۔

اناج اور اشیاء خوردنی کی قیمتوں میں بھی نمایاں کمی ہوئی ہے مغربی پاکستان میں چاول کی قیمتوں میں دس سے بیس فی صدی اور مشرقی بنگال میں پانچ سے دس روپے فی من کمی ہوئی ہے۔ گندم کی قیمتوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی بنگر لوں اور ایندھن کی قیمتوں میں بھی کمی نہیں ہوئی۔ دالوں ۴۴ گرم مصالحہ۔ ہلدی مرچ اور سبزیوں کی قیمتوں میں ۲۵ فیصدی کی ہوئی ہے۔ کالی مرچ کی قیمتوں میں بھی پچاس فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔

ایک سال کی تنخواہ فوجی فنڈ میں دیدی

کلکتہ ۲۷ر نومبر۔ گورنر مغربی بنگال ڈاکٹر ایچ سی مکرجی نے اپنی ایک سال کی تنخواہ کلکتہ یونیورسٹی کے فوجی فنڈ میں جمع کرا دی ہے تاکہ اس سے نوجوانوں کو فوجی تربیت دینے کا انتظام کیا جائے۔ یہ تنخواہ ساٹھ ہزار روپے تھی۔

ہر سعودی حافظ کو دو ہزار ریال ملیں گے

کراچی ۔ ۲۷ر نومبر۔ سعودی عرب کے شاہ سعود نے قرآن مجید حفظ کرنے والے ہر سعودی باشندہ کو ۲ ہزار ریال (۳ ہزار روپیہ سے زیادہ) انعام دینے کا اعلان کیا ہے کراچی میں سعودی سفارت خانہ کے اعلان کے مطابق ان لوگوں کو سرٹیفکیٹ بھی دیئے جائیں گے۔ اور سرکاری تقریبات میں بھی انہیں شریک کیا جائے گا۔

کشمیر میں نظر بندوں کو رہا کیا جائے اور شہری آزادیاں بحال کی جائیں

ناگپور میں پرجا سوشلسٹ پارٹی کے کنونشن میں سرینگر کے حالیہ واقعہ پر اظہار تشویش

ناگپور ۲۷ نومبر: پرجا سوشلسٹ پارٹی کے کنونشن میں نیشنل ایگزیکٹو نے آج مسٹر اشوک مہتہ کے اس حادثہ پر اپنی سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ جو ۱۰ نومبر کو ان کے ساتھ سرینگر میں پیش آیا ایگزیکٹو نے اس سلسلہ میں ایک قرارداد تیار کرلی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مسٹر اشوک مہتہ کے ساتھ سری نگر کا واقعہ اس لحاظ سے بھی پریشان کن ہے۔ کہ ان پر جارحانہ حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں نیشنل کانفرنس کے ممتاز کارکنان کمیونسٹ اور ریاستی حکومت کے ملازمین بھی شامل تھے۔

یہ قرارداد تصدیق کے لئے پارٹی کے خصوصی کنونشن میں پیش کی جائے گی۔

نیشنل ایگزیکٹو کی رائے میں مسٹر مہتہ اور ان کے ساتھیوں پر جارحانہ حملہ کیا گیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ کشمیر میں شہری آزادیاں ختم ہو رہی ہیں۔ اور یہ کہ موجودہ ریاستی حکومت جمہوری اصول کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے خلاف کسی بھی سیاسی تنقید کو برداشت نہیں کرسکتی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ پرجا سوشلسٹ پارٹی ریاست جموں و کشمیر میں اپنی شاخ قائم کرنے پر اس لئے مجبور ہوگئی کہ وہاں کی حکومت جمہوری مخالفت کی دشمنی اور شہری آزادیوں سے بے نیاز ہوتی جارہی تھی۔

قرارداد میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ جموں و کشمیر کے نظربندوں کو رہا کردیا جائے۔ اور شہری آزادیاں بحال کی جائیں۔

دیہات میں اشتمال اراضی کا کام!

لاہور ۲۷ نومبر ۱۹۵۴ء معلوم ہوا ہے کہ لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے چھیاسٹھ دیہات میں اشتمال اراضی کا کام پایہ تکمیل تک پہنچا دیا گیا ہے۔ گذشتہ ماہ کے دوران شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں مالکان اراضی کے تقریباً دو ہزار روپیہ کے خرچ سے منتشر اور غیر اقتصادی اراضیات کے گیارہ سو سے زائد زرعی اراضی کے رقبوں کا اشتمال کیا گیا۔ ضلع گوجرانوالہ میں تقریباً چھ سو نئے ارکان کے اضافہ سے اشتمال کو وسعت دی گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امداد باہمی کے اصول کے مطابق زرعی اراضی کے اشتمال کا طریق دیگر اضلاع میں برابر فروغ پا رہا ہے۔

تیونس میں دس ہزار سیاسی قیدی ہیں

نئی دہلی ۲۷ نومبر: تیونس کے نیو دستور پارٹی کے لیڈر مسٹر احمد بن حمید نے یہاں پر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ تیونس کے آزادی پسندوں پر ہر قسم کے مظالم کے باوجود تحریک آزادی زور پکڑ رہی ہے وہ یہاں انٹرنیشنل ٹریڈ یونین فیڈریشن کے اجلاس میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

انہوں نے کہا۔ کہ فرانسیسی حکام نے ابھی تک قوم پرور سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کیا ہے۔ ایسے قیدیوں کی تعداد ۵ سے ۱۰ ہزار تک ہے۔ تیونس کی نئی حکومت میں دستور پارٹی کے چار نمائندوں کی شمولیت سے بھی حالات درست نہیں ہوئے ہیں جن کے لئے نیو دستور پارٹی جدوجہد کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ مذاکرات کی رفتار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت فرانس تیونس کو آزادی دینا نہیں چاہتی لیکن خواہ کچھ ہو۔ تیونس کے عوام آزادی کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

بلدیات اور سماجی کام پر مباحثہ

لاہور ۲۷ نومبر۔ لاہور کے بعض ممتاز شہری "بلدیات اور سماجی کام" کے موضوع پر ایک مباحثہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ جو ۲۸ نومبر ۱۹۵۴ء کو ٹاؤن ہال میں منعقد ہو رہا ہے مباحثہ میں شرکت کرنے والے مقررین میں مولوی علاء محی الدین۔ سید ہادی علی شاہ۔ مولانا صدیقی رانا جہانداد خان۔ بیگم سلمیٰ تصدق اور بیگم زینت فدا حسن کے اسماء قابل ذکر ہیں عزت مآب سید محمد علمدار حسین گیلانی وزیر صحت و بلدیات اس مباحثہ کی صدارت کریں گے۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر ہندوستان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ڈاکٹر سید محمود کو وزارت خارجہ دیئے جانے کا امکان ہے۔

فرانسیسی طیاروں نے ایک سو پونڈ بم گرائے

الجزائر ۲۷ نومبر: آج کوہ اورلیس کے پہاڑی علاقوں میں فرانسیسی طیاروں نے قوم پرستوں کے ٹھکانوں پر بمباری کی اور گولہ بارود کے مرکزوں پر بمباری کی فرانسیسی طیاروں نے ایک سو پونڈ بم گرائے

فرانسیسی حکام کا دعویٰ ہے۔ کہ فرانسیسی طیاروں نے نشانے باندھ کر گولہ باری کی۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ فرانسیسی طیاروں کا یہ حملہ ابتدا ہے۔ اگر قوم پرستوں نے اپنی سرگرمیوں کو بند نہ کیا۔ تو اس سے زیادہ سخت کارروائی کی جائے گی

پرتگال نے گوا اور دوسری بستیوں میں فوج اور اسلحہ جمع کرلیا

نئی دہلی ۲۷ نومبر: بھارت کے نائب وزیر امور خارجہ مسٹر اے کے چندا نے آج لوک سبھا کو بتایا۔ کہ حکومت ہند کو علم ہے۔ کہ پرتگالی حکومت نے پرتگالی بستیوں میں اپنی پوزیشن کو بہت مضبوط بنا لیا ہے۔ اور حال ہی میں فوج اسلحہ اور گولہ بارود کی بھاری مقدار گوا میں درآمد کی گئی ہے۔ یہ امر کہ اس طرح اسلحہ لانے سے کیا ہندوستان کے حقوق میں مداخلت ہوتی ہے۔ زیرغور ہے۔ حکومت ہندوستان اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے مناسب وقت پر ضروری کارروائی کرے گی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ لاہور کے نئے انتخابات

لاہور ۲۷ نومبر: حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ لاہور کے عام انتخابات اور آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں ارکان کی مجموعی تعداد ساٹھ مقرر کی ہے۔ اس میں تین عورتوں کی نشستیں اور اقلیتی فرقوں کے نمائندوں کی چار نشستیں بھی شامل ہیں۔ تحصیل وار حلقہ ہائے نیابت کی تعداد حسب ذیل ہوگی۔ لاہور ۱۸ چونیاں ۲۹ قصور ۱۰

بھارتی اور پاکستانی منقولہ جائدادوں کی فہرستیں

جالندھر ۲۷ نومبر: مسٹر عبدالرحمٰن خان اور مسٹر این۔ سی لاہ پاکستان اور ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر اور لاہور منقولہ جائدادوں کی فہرست کی تیسری قسط کے تبادلہ کے لئے یہاں جمع ہوئے۔ ڈپٹی ہائی کمشنروں کو یہ فہرستیں ان کی وزارت بحالیات کی طرف سے موصول ہوئی تھیں۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فہرستوں کی اگلی قسط کا تبادلہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔

مسٹر وشنسکی کی وفات پر اظہار تعزیت

نیویارک ۲۷ نومبر: پاکستان نے اقوام متحدہ میں روس کے وفد کو پیغام بھیجا ہے۔ جس میں مسٹر وشنسکی کی وفات پر تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ مسٹر وشنسکی نیویارک میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔

ایشیائی افریقی کانفرنس میں مصر بھی شریک ہوگا!

قاہرہ ۲۷ نومبر: آج یہاں انڈونیشی سفیر متعینہ مصر نے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مذاکرات میں جس مسئلہ پر خاص طور سے غور و خوض کیا۔ وہ جکارتا میں آئندہ سال ہونے والی ایشیائی۔ افریقی ممالک کی مجوزہ کانفرنس ہے۔ وزیر خارجہ مصر اور انڈونیشی سفیر کے درمیان اس کانفرنس سے متعلق امور زیر موضوع رہے معلوم ہوا ہے کہ مصر نے ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کی اس کانفرنس میں شرکت پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

آئندہ سال برطانیہ کا ایک تجارتی وفد مصر کا دورہ کریگا

لندن ۲۷ نومبر: اس امر کا امکان ہے۔ کہ نہر سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء سے متعلق معاہدہ کے نتیجہ میں برطانیہ اور مصر کے درمیان تجارتی تعلقات اور زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے

آج قاہرہ میں مصر کے تجارتی ادارہ کے ارکان سے برطانوی سفارت خانہ کے ایک افسر نے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی نمائندے نے مصر کے تجارتی ادارے سے ایسی تجاویز طلب کی ہیں۔ کہ جن کے نتیجہ میں مصر اور برطانیہ کے درمیان تجارتی تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے میں مدد ملے۔ یہاں کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ آئندہ سال کے شروع میں ایک برطانوی تجارتی وفد مصر کا دورہ کرنے کا قاہرہ جائے گا۔

الاخوان المسلمون کی کتاب ضبط کرلی گئی

بیروت ۲۷ نومبر: ریڈیو لبنان کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولیس نے الاخوان المسلمون کی زیر طبع کتاب "داستان" کو ضبط کرلیا ہے۔

یہ اقدام مصر کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے بحال رکھنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

برطانیہ ایٹمی تجربات جاری رکھے گا

لندن ۲۷ نومبر: مسٹر سلوین لائڈ برطانوی وزیر رسد نے کل اعلان کیا کہ برطانیہ آسٹریلیا میں ایٹمی تجربات جاری رکھے گا۔ ایک برطانوی وفد آسٹریلیا کو روانہ ہوگیا ہے جو ان تجربات کے متعلق گفتگو کرے گا۔